پیرانِ پیر

حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانیؒ

صوفی احمد مسلم

سلفیہ مسلم ایجوکیشنل اینڈ ریسرچ ٹرسٹ جموں و کشمیر

جمعیۃ منزل، بربرشاہ، سری نگر ۱۹۰۰۰۱

أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ○

الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ○

یاد رکھو اللہ کے دوستوں پر نہ کوئی اندیشہ ناک واقعہ پڑنے والا ہے اور نہ وہ کسی مطلوب کے فوت ہونے پر مغموم ہوتے ہیں وہ (اللہ کے دوست) ہیں جو ایمان لائے اور معاصی سے پرہیز رکھتے ہیں ——— (ترجمہ تھانوی)

مختصر
حالات
ارشادات

پیرانِ پیر

حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی

قدس سرہ العالی

مرتب: صوفی احمد مسلم

★

شائع کردہ

سلفیہ مسلم ایجوکیشنل اینڈ ریسرچ ٹرسٹ جموں و کشمیر

جمعیۃ منزل، بربرشاہ، سرینگر ۱۹۰۰۰۱

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْن

امّا بعدُ

حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی ملقب بہ محی الدین ۴۷۰ھ مطابق ۱۰۷۷ء بمقام سنیف جیلان پیدا ہوئے۔ والد بزرگوار کا نام سید ابو صالح تھا۔ آپ "جنگی دوست" کے لقب سے مشہور تھے۔ جس کا سبب آپ کا جہاد فی سبیل اللہ سے ذوق و شوق بیان کیا گیا ہے۔ والدہ ماجدہ کا نام فاطمہ بنت عبداللہ الصومعی تھا اور کنیت ام الخیر تھی۔ حضرت شیخ کا نسب نامہ والد کی طرف سے سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور والدہ کی جانب سے سیدنا امام حُسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک جا پہنچتا ہے۔ اس طرح حضرت شیخ نجیب الطرفین یعنی حسنی و حسینی سید ہیں۔ بچپن ہی کا زمانہ تھا کہ والد بزرگوار انتقال فرما گئے۔ اس لئے آپ کی تربیت و تعلیم کا والدہ ہی کو کفیل ہونا پڑا۔

تعلیم و تربیت

چنانچہ آپ کی والدہ نے حضرت شیخ کی بہ احسن تربیت کے دوش بدوش آپ کی دینی و روحانی تربیت پر اپنی تمام تر توجہات مرکوز کر دیں۔ پانچویں سال میں قدم رکھتے ہی آپ کو مکتب میں بٹھا دیا۔ اور سترہ سال کی عمر تک آپ جیلان ہی میں تعلیم حاصل کرتے رہے اور اپنے آس پاس کے مدارس میں تعلیمی مراحل سے فارغ التحصیل ہو گئے۔

بغداد کو روانگی

اس عہد میں بغداد دنیا میں تہذیب و تمدن کا مرکز اور علوم و فنون کا گہوارہ تھا۔ اس لئے ۱۸ سال کی عمر میں والدہ محترمہ نے آپ کو مزید تحصیلِ علم کے لئے ایک قافلے کے ساتھ بغداد روانہ کیا۔ بغداد پہنچ کر آپ پورے انہماک کے ساتھ تعلیم حاصل کرتے رہے۔ چند سال میں علومِ متداولہ میں سندِ فضیلت حاصل کی۔ قرآن، حدیث، تفسیر، فقہ، نحو، ادب، بلاغت وغیرہ میں کمال حاصل کیا۔ فقہ حنبلی اور شافعی میں آپ کی گہری دل چسپی رہی۔ علوم شریعت کی تکمیل کے بعد تصوف و طریقت میں شیخ حماد وغیرہ صلحا سے استفادہ کیا۔ کچھ عرصہ بعد فقہ حنبلی کے ایک ممتاز عالم ابو سعید مخرمی نے شیخ کو اپنے مدرسہ میں مسندِ جانشینی پر بٹھایا۔

درس و تدریس

چناں چہ اسی مدرسہ میں درس و تدریس میں مصروف ہو گئے۔ تھوڑے ہی وقت میں آپ کی استادانہ صلاحیتوں اور علمی شہرت نے مدرسہ کی شہرت و مقبولیت میں چار چاند لگا دیے، اور طالبان علوم ہر طرف سے اُمڈ آئے۔ اس لئے حضرت شیخؒ کے معتقدین و محبین نے مدرسہ کو از سر نو تعمیر کر کے ایک عظیم الشان عمارت میں تبدیل کیا۔ اور علوم و فنون کے الگ الگ شعبہ جات کے علاوہ عبادت خانے، خانقاہ، دار الاقامہ وغیرہ کا شایانِ شان انتظام کیا۔ اور اقصائے عالم کے تشنگان علم و عرفان حضرت شیخ سے فیض حاصل کرتے رہے۔

وعظ و تبلیغ

ایک بزرگ یوسف الہمدانی نے شیخ کو وعظ و تبلیغ کا مستقل سلسلہ شروع کرنے کی ہدایت کی۔ چناں چہ حضرت شیخؒ پیر اور جمعہ کو مدرسہ کے رباط یا خانقاہ میں وعظ فرماتے۔ مزید براں اتوار کو مدرسہ میں تھوڑے ہی وقت میں مجالسِ وعظ کا رنگ جمنے لگا۔ کہا جاتا ہے کہ سامعین کی تعداد ستر ہزار سے بھی بڑھ جاتی۔ مسلمانوں کے علاوہ غیر مسلم بھی بکثرت مجالس میں شریک ہوتے۔ خطبات و مواعظ کی اثر آفرینی کا یہ عالم ہوتا کہ ہر مجلس میں غیر مسلموں کی ایک معتد بہ تعداد حلقہ بگوش اسلام ہونے کی سعادت سے سرفراز ہو کر نکلتی۔ مواعظ و خطبات میں قرآن و حدیث کے حوالے ہوتے، کہیں کہیں بزرگوں کے اقوال کا بھی حوالہ دیتے۔ اسلام کی اخلاقی تعلیمات کو اُجاگر کرنا آپ کے مواعظ کا خصوصی حصہ رہا ہے۔ خارقِ عادت اور عجیب و غریب قصّوں کی واعظانہ چاشنیوں سے احتراز برتتے۔ ادبی حیثیت سے بلیغانہ شان و انداز ہوتا۔ اور یہی آپ کے فن ادب میں کمال رسوخ کا مظہر ہے۔ اور اسی خصوصیت کا نتیجہ تھا کہ مضمون کو بار بار بیان کرتے، مگر کلام کی جامعیت و حُسنِ ادا سامعین کے دل و دماغ پر کسی قسم کی ناگواری کا باعث نہ ہوتی۔

تصنیف و تالیف

درس و تدریس اور وعظ و تبلیغ کے علاوہ تصنیف و تالیف کے میدان میں بھی حضرت شیخ پیچھے نہ رہے۔ اس فن میں بھی آپ کا ایک امتیازی مقام ہے۔ آپ کے مواعظ و خطبات، پند و نصائح کی کتابیں مشہور ہیں۔ غنیۃ الطالبین احکام و مسائلِ دین و مواعظ میں ایک شہرۂ آفاق ضخیم تصنیف ہے۔ فتوح الغیب پند و نصائح کا قیمتی مجموعہ ہے۔ فیوضاتِ ربانیہ اور حزب البشائر دعاؤں کے مجموعے ہیں۔ وغیر ذالک۔

شیخ جیلی رح کی تعلیمات

حضرت شیخ رح کی ایمان افروز، روح نواز اور بصیرت زا تعلیمات وارشادات سے دفتر کے دفتر بھرے پڑے ہیں۔ یہاں اس مختصر سی تحریر میں بطور مشتے نمونہ از خروارے، چند ارشادات مسلمانوں کے افادہ کی خاطر پیش کرنے پر ہم اکتفا کریں گے:-

حضرت شیخ رح کی تعلیمات وخطبات مواعظ و نصائح کا محور اور مرکزی نقطہ بالخصوص اسلام کا عقیدۂ توحید رہا ہے۔ شرک کی تمام اقسام اور مشرکانہ عقائد و اعمال کے خلاف آپ کے ارشادات برہنہ تلوار کا حکم رکھتے ہیں۔ بدعت اور اہل بدعت سے حضرت شیخ قدم قدم پر برسرِ پیکار رہے ہیں۔ آپ نے قرآن مجید اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر حال اور ہر قال میں اپنا امام و پیشوا اور حتمی حجت و سند تسلیم کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔ حدیث وسنت کے مقابلہ میں قیاس اور اقوال الرجال ترک کرنے کی جگہ جگہ تاکید کی ہے۔ چناں چہ فتوح الغیب میں فرماتے ہیں:-

وَاجْعَلِ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ إِمَامًا لَكَ وَانْظُرْ فِيهِمَا بِتَأَمُّلٍ وَتَدَبُّرٍ وَاعْمَلْ بِهِمَا وَلَا تَغْتَرَّ بِالْقَالِ وَالْقِيلِ وَالْهَوَسِ (فتوح الغیب)

"کتاب وسنت کو اپنا امام بنالے۔ اور دونوں کو غور و تدبر سے پڑھا کر۔ اور ان دو پر عمل کرنا۔ کسی کے قیاس، قول رائے پر نہ چلنا۔"

دوسری جگہ اسی کتاب میں زوردار الفاظ میں اس طرح انتباہ فرماتے ہیں۔ لَيْسَ لَنَا نَبِيٌّ غَيْرُهُ فَنَتَّبِعَهُ وَلَا كِتَابٌ غَيْرُ الْقُرْآنِ فَنَعْمَلُ بِهِ فَلَا تَخْرُجْ عَنْهُمَا فَتَهْلِكَ فَيُضِلُّ هَوَاكَ وَالشَّيْطَانُ "سوائے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمارا کوئی نبی نہیں جس کی ہم اتباع کریں۔ اور سوائے قرآن مجید کے ہمارے پاس کوئی کتاب نہیں جس پر ہم عمل کریں۔ خبردار، اگر تو نے قرآن اور حدیث کے سوا کسی اور چیز کی طرف رخ کیا۔ تو برباد اور ہلاک ہو جائے گا۔ خواہش نفس اور شیطان تجھے ہلاک کردیں گے"۔

ان دونوں ارشادات سے صاف ظاہر ہے کہ قرآن مجید اور سنت رسول یا احادیث نبوی ہی مسلمانوں کے لئے ہر حال اور ہر معاملہ میں مشعلِ راہ ہونے چاہئیں۔ اور ان سے ہٹ کر کسی امتی کے قیاس وقول پر خواہ وہ کتنے ہی بڑے پایہ کا امتی ہو عمل کرنا بربادی اور ہلاکت کا

موجب ہو سکتا ہے اور یہ ارشاد آپ کا عین قرآن کے حکم کے موافق ہے۔ قرآن جابجا اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول یعنی اللہ کا حکم مانو اور رسولؐ کی تابعداری کرو، اور حضرت شیخ کا ارشاد اہل ارشاد رسولؐ کے مطابق ہے حضور انورؐ کا فرمان ہے۔ تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابَ اللهِ وَسُنَّةَ رَسُولِهِ (مشکوٰۃ) "میں نے تم لوگوں میں صرف دو چیزیں (قابلِ اتباع) چھوڑی ہیں۔ جب تک تم ان دونوں کو پکڑے رہو ہرگز گمراہ نہ ہوگے (اور وہ ہیں) کتاب اللہ اور اس کے رسولؐ کی سنت

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن　　پس حدیث مصطفیٰ برجان مسلم داشتن

حضرت شیخ توحید کے عقیدہ پر جم جانے، اللہ پر ہر حال میں اعتماد کرنے اور اللہ سے تمام حاجات طلب کرنے کی جگہ جگہ مختلف انداز اور پیرایوں میں وصیت و نصیحت فرماتے رہے ہیں۔ حضرت شیخ کے فرزند جلیل شیخ عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ نے جب اپنے والد بزرگوار حضرت محبوب سبحانی سے ان کے مرض وصال میں آخری وصیت کے لئے عرض کیا۔ تو حضرت شیخ نے فرمایا۔

"فرزند! تجھ پر اللہ سے ڈرنا واجب ہے۔ اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈر۔ اور نہ کسی سے امید رکھ اپنے تمام کاموں کو اللہ کی طرف سونپ دے۔ اللہ کے سوا کسی پر بھروسہ اور اعتماد نہ کر۔ اور اپنی سب حاجتیں اسی سے طلب کر۔ توحید کو لازم پکڑ۔ توحید کو لازمی طور پر اختیار کر۔ توحید پر سب کا اتفاق ہے" ——— (تحفۃ الطالبین)

مسلمان بھائیو! غور کا مقام ہے کہ زندگی کے آخری لمحات میں حضرت شیخ اپنے لخت جگر اور نور نظر کو آخری اور آخری ——— اہم وصیت و نصیحت یہی صرف خدائے واحد سے اپنی تمام امیدیں وابستہ کرنے کی تلقین فرماتے ہیں۔ یہ نہیں فرمایا کہ جب کوئی حاجت یا مشکل درپیش ہو تو مجھے پکارنا۔ مجھ سے فریاد کرنا مجھ پر بھروسہ کرنا۔ میں تمہاری مشکل دور کروں گا۔ یا اتنا ہی سہی کم از کم اپنے خدا کے حضور میں تمہارے لئے سفارش کروں گا۔ تمہاری فریاد پہنچاؤں گا۔ نہ وہ کہا نہ یہ ——— اب ہمارے وہ کلمہ خوان بھائی جو شیخ جیلیؒ کو اپنا پیر و مرشد ماننے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ قادری، جیلانی، گیلانی، دستگیری وغیرہ نسبتوں پر بڑا فخر کرتے ہیں۔ سوچ لیں کہ کیا وہ یا شیخ سید عبدالقادر شیئاً للّٰہ (اے شیخ عبدالقادر کچھ خدا کے لئے دیجئے) کا وظیفہ اور ختمات نہیں پڑھتے۔ ان سے حاجات طلب نہیں کرتے حضرت شیخ سے اپنی مشکلات دور کرنے کے لئے فریاد نہیں کرتے۔ جیسا کہ ان اشعار سے ظاہر

رس بفریاد یا شہ بغداد' وقت امداد یا شہ بغداد' اور امداد کن امداد کن از بند غم آزاد کن'

کیا حضرت شیخ کی یہی تعلیم ہے؟

ہم اپنے بھائیوں سے محبت اور خیر خواہی کے ساتھ عرض کریں گے کہ حضرت شیخ کے ساتھ ایسا اعتقاد و عقیدہ رکھنا قرآن مجید' پیغمبر اسلام اور خود حضرت شیخ جیلی کی زندگی بھر کی تعلیم اور عقیدہ کے سراسر منافی ہے۔ اسی طرح حضرت شیخ کے نام پر نذر و نیاز کرنا گیارہویں کی رسم وغیرہ سب قرآن کے واضح حکم وَمَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ (یعنی جو کوئی چیز اللہ کے نام کے سوا کسی کے نام سے مشہور کی جائے) کے خلاف ہے اور ایسی ہر نذر مطلقاً بحکم خدا و رسول حرام ہے یہی فتوی حنفی مذہب کے اکابرین ائمہ کا ہے حنفی مذہب کی مشہور کتاب بحر الرائق میں ہے۔ الاجماع علی حرمة النذر المخلوق یعنی اس بات پر تمام امت متفق ہے کہ خدا کے سوا کسی مخلوق کی نذر ماننی حرام ہے۔ اسی طرح حنفی مذہب کی دوسری مشہور و معتبر کتابوں میں قبروں پر چراغاں کرنے نذر و نیاز لیجانے اور عرس وغیرہ بھنگڑ لگانے کی سخت ممانعت کی گئی ہے[1] کیونکہ حضرت مرشد کامل صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب باتوں سے صاف منع فرمایا ہے چنانچہ آپ کا فرمان ہے۔ لا تجعلوا قبری عیدا۔ (مشکوٰۃ) میری قبر کو میلہ گاہ نہ بناؤ"

مولانا حالی رح اپنی مسدس میں اس ارشاد نبوی کو یوں نظم کی لڑی میں پروتے ہیں ؎

بنانا نہ تربت کو میری صنم تم — نہ کرنا مری قبر پر سر کو خم تم
نہیں بندہ ہونے میں کچھ مجھ سے کم تم — کہ بیچارگی میں برابر ہیں ہم تم
مجھے دی ہے حق نے بس اتنی بزرگی — کہ بندہ بھی ہوں اس کا اور ایلچی بھی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو پختہ بنانے ان پر گنبد بنانے' ان پر بیٹھنے قبروں پر لکھنے سے منع فرمایا ہے اور قبروں پر مسجدیں بنانے اور چراغ جلانے والوں پر لعنت کی ہے ملاحظہ ہو مشکوٰۃ شریف اسی حدیث شریف کے مطابق حضرات علماء احناف سے فقہ حنفیہ کی کتابوں میں واضح فتاوے موجود ہیں۔ اللہ ان پر بے شمار نعمتیں نازل فرمائے۔

---

[1] اسی کتاب میں ہے: یوخذ من الدراھم والشمع والزیت وغیرھا ینقل الی ضرائح الاولیاء تقربا الیھم فحرام باجماع المسلمین (بحر الرائق) یعنی اور جو کچھ (نذر و نیاز لیا جاتا ہے) نقدی درہم او روپیہ پیسہ شمع اور تیل - جایا جاتا ہے اولیاء اللہ کی قبروں کی طرف ان سے تقرب حاصل کرنے کی غرض سے پس حرام ہے مسلمانوں کے اجماع سے۔

اس لئے ہم اپنے بھائیوں سے خصوصاً جو ہمارے پڑھے لکھے تعلیم یافتہ نوجوان عزیز ہیں اللہ کا واسطہ دے کر عرض کرتے ہیں کہ وہ حضرت شیخ جیلانی اور ائمہ احناف رحمہم اللہ کی کتابیں لے کر خود مطالعہ کریں۔ اور حق و باطل میں خود تمیز کریں۔ اور جو لوگ یہ کہہ کر سیدھے سادھے مسلمان بھائیوں بہنوں کو راہ حق سے بھٹکاتے ہیں کہ اہلحدیث بد اعتقاد ہیں۔ انھیں اولیاء اللہ سے محبت نہیں ان کو خدائے قہار سے ڈرنے کی تلقین کرتے ہیں۔ یہ اہلحدیث پر سراسر بہتان اور افترا ہے ہم اولیاء اللہ کی محبت اپنا ایمان سمجھتے ہیں۔ اولیاء اللہ کی دوستی ہم اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی دوستی سمجھتے ہیں۔ اور ان کی دشمنی اللہ اور رسول ﷺ کی دشمنی سمجھتے ہیں۔ اور کیوں نہ ہو جبکہ حضرت رسول محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نقل فرماتے ہیں مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ (بخاری) جس نے میرے کسی ولی سے دشمنی کی۔ تو میں اس کے ساتھ جنگ کا اعلان کرتا ہوں۔ کسی بزرگ نے ایسے مفتریوں کی تردید کرتے ہوئے اہلحدیث موحدین کے عقیدہ صحیحہ کا اظہار اپنے اشعار میں اس طرح فرمایا ہے

ارے لوگو زبان اپنی کو روکو
بزرگوں سے نہیں انکار ہم کو
خدا لعنت کرے اس روسیاہ پر
کہ جس کے دل میں ہے بغض پیر
جسے کچھ بغض ہووے اولیاء سے
ہمیشہ ابر لعنت اس پہ برسے
پر اتنا اور بھی سن رکھئے حضرت
جو حق پر نہ چلے اس پر بھی لعنت
ہمارا کام سمجھانا ہے یارو
اب آگے چاہو تم مانو نہ مانو

اور بے قصور اہلحدیث کے خلاف الزام تراشی کرنے والوں کو یاد رہے کہ ایسا کرنا اہل بدعت کی نشانی ہے۔ یہ ہم نہیں کہہ رہے بلکہ حضرت شیخ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا ناطق فیصلہ ہے۔ فَعَلَامَۃُ اَھْلِ الْبِدْعَۃِ الْوَقِیْعَۃُ فِیْ اَھْلِ الْاَثَرِ پس اہل بدعت کی پہچان یہ ہے کہ وہ اہل حدیث کی بدگوئی کرتے ہیں۔ (غنیۃ الطالبین)

ہماری نماز اور پیرانِ پیر

آخر میں ہم نماز کے بعض امتیازی مسائل سے متعلق جن پر اہلحدیث کا عملدرآمد ہے۔ حضرت پیران پیر شیخ جیلانی کا مسلک پیش کرتے ہیں۔

حضرت شیخ غنیۃ الطالبین میں نماز کی ہیئات کا ذکر کرتے ہوئے رفع الیدین کے بارے میں فرماتے ہیں۔ رَفْعُ الْیَدَیْنِ عِنْدَ الْاِفْتِتَاحِ وَالرُّکُوْعِ وَالرَّفْعِ مِنْہُ یعنی رکوع میں جاتے ہوئے اور رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے رفع یدین کرنا چاہئے۔

ہاتھ باندھنے سے متعلق لکھتے ہیں :۔ وَوَضْعُ الْيَمِيْنِ عَلَى الشِّمَالِ فَوْقَ السُّرَّةِ۔ اور دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر ناف سے اُوپر (یعنی سینہ پر) باندھنے چاہئیں۔

آمین بالجہر سے متعلق ارشاد ہے :۔ وَالْجَهْرُ بِالْقِرَاءَةِ وَالْاٰمِيْنِ وَالْاِسْرَارُ بِهِمَا اور قرأت اونچی آواز سے پڑھنا اور آمین کار کر کہنا (جہری نمازوں میں) اور دونوں آہستہ کہنا یعنی سری نمازوں میں۔

مسنونات کے بیان میں فرماتے ہیں :۔ وَجَلْسَةُ الْاِسْتِرَاحَةِ بَعْدَ قَضَاءِ السَّجْدَتَيْنِ۔ اور تھوڑی دیر آرام کے لئے دو سجدے پورے کر کے بیٹھنا چاہیئے۔

سورۃ فاتحہ کے ہر رکعت میں فرض ہونے کے متعلق ارشاد ہوتا ہے۔ فَاِنَّ قِرَاءَتَهَا فَرِيْضَةٌ وَهِيَ رُكْنٌ يَبْطُلُ الصَّلٰوةُ بِتَرْكِهَا۔ یعنی ہر نماز میں (امام ہو یا مقتدی) سورۃ فاتحہ پڑھنا فرض ہے کیوں کہ یہ نماز کا رکن ہے اور اس کے چھوڑ دینے سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔

جنازہ میں سورہ فاتحہ :۔ يُقْرَأُ فِي الْاُوْلٰى فَاتِحَة۔ نماز جنازہ میں پہلی تکبیر کے بعد سورۃ فاتحہ پڑھنی چاہیئے۔

عید میں بارہ تکبیریں :۔ يُكَبِّرُ فِي الْاُوْلٰى سَبْعًا سِوٰى تَكْبِيْرَة الاحرام وفی الثانیة خمسًا۔ عید کی نماز میں پہلی رکعت میں سات تکبیریں اور دوسری میں پانچ تکبیریں کہنی چاہئیں۔

بس یہ ہے اہلحدیث کا مذہب و مسلک ؎

ما اہلحدیثیم دغا را نشناسیم
با قول نبیؐ چون و چرا را نشناسیم

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے حبیب محمد مصطفیٰ ارواحنا فداہ کے ہر ہر حکم پر عمل پیرا ہونے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

ملنے کا پتہ :۔

مکتبہ مسلم "بربرشاہ" سرینگر ۱۹۰۰۰۱

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے!

جو لوگ فراغت اور تنگی دونوں حالتوں میں خرچ کرتے ہیں اور غصہ ضبط کرنے والے ہیں اور لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں اور اللہ ایسے نیکوکاروں کو پسند کرتا ہے۔